Reg No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لفضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل
روزنامہ — لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ — سہ ماہی ۷ — ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ — ۷ صفر المظفر ۱۳۷۲ ہجری

جلد ۶/۴۰ | ۲۸ اخاء ۱۳۳۱ ھش | ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۵۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور میں ایک روز قیام فرمانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے گئے

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور میں ایک روز قیام فرمانے کے بعد آج بعد دوپہر ۲ بجکر پچیس ۲۵ منٹ پر بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے

طبیعت دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا:۔

بخار سے افاقہ ہے۔ لیکن ٹانگ میں درد ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل شام چھ بجے کے قریب ربوہ سے بذریعہ کار لاہور تشریف لائے تھے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

کامراں آں دل کہ زد در راہ او از صدق گام
نیک بخت آں سر کہ میدارد سر آں شہسوار
یا نبی اللہ جہاں تاریک شد از کفر و شرک
وقت آں آمد کہ بنمائی رخ خورشید وار

ترجمہ:۔ کامیاب ہے وہ دل جس نے سچائی سے اس کی راہ میں قدم مارا۔ خوش نصیب ہے وہ سر جس میں اس شاہسوار کا عشق بھرا ہوا ہے۔ اے اللہ کے نبی دنیا کفر اور شرک سے تاریک ہوگئی ہے اب وقت آگیا ہے کہ آپ اپنا سورج سا چمکتا ہوا چہرہ دکھلائیں۔ (آئینہ کمالات اسلام)

ہند چینی میں ویٹ من کی فوجیں ہنوئی سے صرف نو میل دور رہ گئیں

ہنوئی کے شمال مغرب میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے، گذشتہ دو سال میں اتنی خونریز جنگ پہلے کبھی نہیں ہوئی

ہنوئی ۲۷ اکتوبر۔ ہند چینی میں ویٹ من کی فوجیں شمالی صوبے کے دار الحکومت ہنوئی سے صرف ۹ میل دور رہ گئی ہیں۔ وہ اب دریائے اسود کو پار کر کے شمال مغرب کی جانب سے فرانسیسی فوج کے حفاظتی مورچوں پر شدید حملے کر رہی ہیں۔ ان کی طرف سے فرانسیسی فوج کی قلعہ بندیوں اور مورچوں کو توڑنے کی سرتوڑ کوشش کی جا رہی ہے چنانچہ ہنوئی کے شمال مغرب میں اس وقت گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ دو سال میں اتنی خونریز جنگ وہاں پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی ادھر فرانسیسی فوج نے فوجی امداد اور رسد پہنچانے کے لئے اب تمام غیر فوجی ہوائی جہاز بھی اپنے قبضے میں لے لئے ہیں:

اگر مسئلہ کشمیر کو جلد حل نہ کیا گیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں

یوم کشمیر کے موقع پر ربوہ میں مقامی مسلم لیگ کے زیر اہتمام جلسہ عام کا انعقاد

ربوہ ۲۴ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) یوم کشمیر کے موقع پر جمعہ کے روز مسجد مبارک ربوہ میں یہاں کی مقامی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں کشمیر کمیٹی کے پرانے اور سرگرم رکن جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے خطاب فرمایا۔ جلسہ میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں تاخیر پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اقوام متحدہ پر زور دیا گیا کہ وہ اس مسئلہ کو فوری طور پر حل کرے اور اپنی ہی منظور کردہ قراردادوں کے مطابق ریاست میں جلد سے جلد آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کرائے۔ قرارداد کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔ اہالیان ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس یو۔ این۔ او کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ مسئلہ کشمیر عرصہ پانچ سال سے معرض التوا میں ڈالا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ ایسا اہم اور ضروری مسئلہ ہے جس پر ساری دنیا کے امن کا دار و مدار ہے اور اگر اسے اب بھی جلد حل نہ کیا گیا تو نتائج نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی جمعیت جو امن عالم کے قیام کیلئے بنائی گئی تھی اگر مزید کوتاہی اور تساہل سے کام لے گی تو وہ حقیقتاً اپنے فرض کو پورا کرنے والی ہوگی لہٰذا ہم اہالیان ربوہ کا یہ اجلاس یو۔ این۔ او سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ عدل و انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اس مسئلہ کو فوری طور پر حل کرے اور اپنی قراردادوں کے مطابق کشمیر میں جلد سے جلد آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کرائے:

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین بلوچستان کا چار روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج صبح کراچی واپس پہنچ گئے آپ نے بلوچستان مسلم لیگ کیلئے جو ایڈہاک کمیٹی مقرر کی ہے وہاں کے قومی لیڈروں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے:

عراق میں بنیادی اصلاحات کا مطالبہ

بغداد ۲۷ اکتوبر۔ عراق میں چار سیاسی جماعتوں نے ملک کے آئین میں بنیادی اصلاحات کا مطالبہ کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ آئندہ سینٹ کے ممبر منتخب ہوا کریں۔ شاہ کی طرف سے نامزدگی کا طریق غیر جمہوری ہے۔ اسی طرح سینٹ کے اختیارات میں بھی رد و بدل کیا جائے۔ نیز شاہ کو کابینہ کو برطرف کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ عراق کے ریجنٹ عبد الالٰہ امریکہ کے دورے سے (م)

(م) بغداد واپس پہنچ گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ آئینی اصلاحات کے سلسلے میں سیاسی پارٹیوں کے مطالبات پر اولین فرصت میں غور کریں گے:

تہران سے برطانوی سفارتخانے کے عملے کی روانگی شروع ہوگئی

تہران ۲۷ اکتوبر۔ برطانیہ اور ایران کے درمیان سفارتی تعلقات منقطع ہوجانے کے بعد اب ایران سے برطانوی سفارتخانے کے عملے کی روانگی شروع ہوگئی ہے۔ برطانوی عورتوں اور بچوں کی پہلی جماعت کل رات تہران سے روانہ ہوئی تھی۔ آج صبح ۲۳ افراد کی ایک اور پارٹی بغداد روانہ ہوگئی۔ امید ہے کہ سفارتخانے کا بیشتر عملہ ایک ہفتہ میں ایران سے چلا جائے گا۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ قادیان واپس جاتے ہوئے لاہور سے بخیریت دہلی پہنچ گئے

والٹن کے فضائی مستقر پر سیدنا حضرت امیر المومنین اور احباب جماعت نے دلی دعاؤں کیساتھ آپ کو رخصت کیا

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر (بذریعہ تار) صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ لاہور سے بخیریت نئی دہلی پہنچ گئے۔ آپ پاکستان میں قریباً دو ہفتہ قیام کرنے کے بعد قادیان واپس جاتے ہوئے آج صبح ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر لاہور سے دہلی روانہ ہوئے تھے

آج صبح جب آپ لاہور سے روانہ ہوئے تو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر حضرات کے علاوہ خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے والٹن کے فضائی مستقر پر تشریف لا کر آپ کو الوداع کہا۔ مزید براں تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اکثر ممبران سٹاف اور مقامی احباب بھی ایک خاصی تعداد میں فضائی مستقر پر موجود تھے۔ جہاز میں سوار ہونے سے قبل صاحبزادہ صاحب موصوف نے تمام حاضر احباب اور افراد خاندان سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ آخر میں آپ والدہ محترمہ کی دعائیں لینے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مصافحہ اور معانقہ کا شرف حاصل کیا حضور اور بعض دیگر افراد خاندان آپ کو الوداع کہنے کے بعد اجازت ملنے پر ہوائی جہاز تک تشریف لے گئے۔ سوا آٹھ بجے کے قریب جہاز روانہ ہوا۔ اور جب تک وہ پوری طرح حرکت میں آکر محو پرواز نہ ہوگیا احباب صاحبزادہ صاحب کے بخیر و عافیت پہنچنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور زیر لب دعائیں کرتے رہے اور اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہلے جب تک کہ جہاز حد نگاہ سے دور نہ نکل گیا۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دیگر افراد خاندان اور بعض مقامی احباب نے صاحبزادہ صاحب کو انتہائی دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دہلی سے بخیر و عافیت قادیان پہنچائے۔ آمین

کل رات فضل عمر ہوسٹل یونین تعلیم الاسلام کالج نے صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں بعض مقامی احباب کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"احراری شیعہ ہو گئے"

(منقول از ہفتہ وار اخبار رضوان مورخہ ۷، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

احرار شیعیت کی گود میں

ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ آل مسلم پارٹیز پر جو افراد چھائے ہوئے ہیں۔ یعنی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری، محمد علی اور حسام الدین یہ پکے دیوبندی اور وہابی ہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ان کا کوئی صحیح مسلک و عقیدہ ہی نہیں ہے تو بجا ہے، پارٹی کا قیام تو فتنہ مرزائیت کے لئے ہوا۔ مگر احرار اور احرار کا سرکاری ترجمان آزاد اور خود احرار کے امیر شریعت کیا کر رہے ہیں۔ شیعیت نوازی۔ شیعہ دھرم۔ شیعہ عقائد۔ شیعہ مسلک کی تبلیغ۔ چنانچہ یکم محرم کا آزاد دیکھئے۔ سرورق کے اوپر چار کالمی سرخی سے جلی عنوان درج ہے:۔

حسینؓ کی یاد میں ماتم کرنے والو۔ ایسا نہ ہو۔ مرزا غلام احمد کی خباثتوں کے باعث محمد عربی کا بھی ماتم کرنا پڑے

(معاذ اللہ استغفر اللہ)

پھر اس عنوان کے تحت یہ سطور درج ہیں:۔

شاہ جی نے فرمایا۔ ہم تیرہ سو سال سے حسین کی یاد میں ماتم کرتے چلے آئے ہیں۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ غلام احمد کی خباثتوں کے باعث محمد کا بھی ماتم کرنا پڑے (آزاد یکم محرم)

(انا للہ وانا الیہ راجعون

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے)

اس ناپاک گندی گھنونی تقریر کو پڑھئے۔ احرار کے امیر شریعت کس کروفر سے شیعیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور صاف اعلان کر رہے ہیں کہ ماتم حسینؓ اسلامی فریضہ ہے۔ پھر لفظ کتنے بے تکے اور توہین آمیز ہیں محمدؐ کا ماتم کرنا پڑے (معاذ اللہ استغفر اللہ)

بتایئے

ایک ایسے سٹیج پر جس پر تمام فرقوں کے علماء موجود ہوں نہ صرف یہ بلکہ ہمارے جمعیۃ العلماء کے صدر بھی فروکش ہوں اور احراریوں کا امیر شریعت اس قسم کے ناپاک اور شیعیت نواز الفاظ کہے تو بتایئے سنی عوام وہ سنی عوام جو مذہب سے پوری طرح واقف نہیں ہیں وہ کیا نتیجہ نکالیں گے۔ یہی نہ کہ:۔

"صاحب تمام فرقوں کے علماء کی موجودگی اور سرپرستی اور نمائندگی میں یہ اعلان ہوا ہے کہ ماتم بھی اسلامی فریضہ ہے"۔

دیوبندی علماء

میں دیوبندی علماء سے نہیں پوچھتا۔ اس لئے کہ ان کا مذہب ان کا مسلک۔ ان کا عقیدہ تو صرف درہم و دینار ہے۔ یہ درہم و دینار ہی تھے جنہوں نے ان علماء دیوبند کو کانگرس کا غلام اور گاندھی کی لنگوٹی کا پرستار بنا دیا تھا۔ اور بندے ماترم کے گیت گائے گئے تھے۔ میں تو اپنے علماء سے پوچھتا ہوں کہ یہ جلسہ آپ کی نمائندگی میں تھا یا نہ تھا۔ اگر تھا تو کیا اس کی ذمہ داری آپ پر عاید نہیں ہوتی، کیا ان لغطوں سے مرزائی جماعت کو نقصان پہنچا۔ کیا اس تقریر سے ظفر اللہ وزارت خارجہ سے معزول کر دیا گیا۔ اگر نہیں تو اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ تقاریر کیوں ہو رہی ہیں۔

پھر ستم بالائے ستم یہ ہے

کہ احرار کا سرکاری ترجمان اب شیعیت نوازی کو اپنا دھرم سمجھ رہا ہے۔ چنانچہ آزاد میں شیعوں کے مذہبی جلسوں اور ماتمی مجلسوں کے اعلان بھی ہوتے ہیں۔ اور احراری پریس اُن کے مطالبات بھی شائع کرتا ہے۔ چنانچہ ۱۴ ستمبر کے دو اعلانات ملاحظہ کیجئے اور سوچئے کہ آل مسلم پارٹیز کنونشن استیصال مرزائیت کے لئے قائم ہوئی ہے یا شیعیت کی تبلیغ و ترویج کے لئے۔

(۱) "مجلس عزا میں ختم نبوت پر تقریر، ۵ محرم کو ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے شام تک، مجلس بر مکان میاں اللہ دتا ناز گر خلد گشال مزنگ منعقد ہوگی۔ جس میں قبلہ حافظ کفایت حسین اور مجاہد ملت مظفر علی شمسی ختم نبوت کے موضوع پر تقریریں کریں گے

(آزاد ۱۴ ستمبر ۵۲ء)

(۲) محرم اور ریڈیو، علامہ کفایت حسین کا بیان

"ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کانفرنس کے صدر حضرت علامہ حافظ کفایت حسین نے اپنے ایک بیان میں ریڈیو پاکستان سے احتجاج کیا کہ ریڈیو پاکستان نے امسال عشرہ محرم میں حضرت حسینؑ کے حالات زندگی نشر نہ کئے

(آزاد۔ ۲۴ ستمبر ۵۲ء)

خدارا غور کیجئے

شیعہ نقطہ نظر سے ماتم حسین کی حقیقت جو ہو سو ہو۔ مگر مسلک حنفہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک ماتم حرام و ناجائز ہے اور شیعوں کی ماتمی مجلسوں اور جلوسوں میں شرکت ممنوع و سخت حرام۔ یہ میرا فتویٰ نہیں، بلکہ حجۃ الاسلام حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کا ارشاد ہے۔ جن کے حضور میں اہلسنت کے تمام طبقات کے سر عقیدت سے جھک جاتے ہیں ادھر تو ماتم کو حرام اور شیعی مجالس میں شرکت کو ممنوع قرار دیا جا رہا ہے۔ اور ادھر احراریوں کا امیر شریعت ماتم حسینؓ کو مذہبی فریضہ قرار دے رہا ہے اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ ان کی مجالس عزا اور ماتمی جلسوں کے اعلانات شائع ہو رہے ہیں۔ اور شیعوں کی ان مجالس میں جہاں سیدنا صدیق اکبر فاروق اعظم عثمان غنی صحابہ کرام و جان نثاران نبوت کو گالیاں دی جائیں گی۔ تبرا کیا جائیگا۔ اور ضلالت و گمراہی سے لبریز تقریریں ہوں گے۔ ایسی ناپاک و نجس مجالس میں احراریوں کا آزاد۔ مذہب سے آزاد ہو کر تمام مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دے رہا ہے۔

آہ! کفایت حسین اور شمسی جیسے غالی تبرا باز شیعی واعظوں کو مجاہد ملت مولوی، مولانا، مفتی، محدث اور حضرت علامہ کے خطاب دیئے جا رہے ہیں"

مجھے بتاؤ۔ اور سوچ کر جواب دو کہ آل مسلم پارٹیز کو مسلمانوں نے اسی لئے چندہ دیا ہے کہ وہ اس رقم سے شیعہ نوازی کی مہم جاری کرے اور صحابہ کرام کے مخالفوں اور بدگوؤں کی حمایت کی جائے

حضرت فاطمۃ الزہرا کی توہین

"اس پر بھی صبر کر لیجئے اور یکم محرم کے بعد ۳ محرم کا آزاد دیکھئے آخری صفحہ پر جلی سرخی ہے:۔

"آج سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کو دو رونے ہیں بیٹے کی شہادت کا اور ابا کی نبوت کا"۔

اس شرمناک عنوان کے تحت جو مضمون درج ہے اس کو نقل کرتے ہوئے ... قلم لرزتا ہے مگر آپ کی آنکھیں کھولنے کے لئے درج کرنا پڑ رہا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:۔

(۱) ۱۶ ستمبر کو آل مسلم پارٹیز کنونشن کی کانفرنس ڈسکہ میں زیر صدارت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ منعقد ہوئی۔ مقررین میں صاحبزادہ فیض الحسن محترم تاج الدین انصاری شیخ حسام الدین قابل ذکر ہیں۔ مجاہد ملت فخر قوم جناب سید مظفر علی شمسی ناظم آل مسلم پارٹیز نعرہ ہائے تکبیر اور زندہ باد کے فلک شگاف نعروں میں سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے اسلامیان ڈسکہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے فخر ہے کہ آج میں ایسے سٹیج پر میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں جو مسلمانوں کا مشترکہ سٹیج ہے۔ آج مکمل اسلام مکمل کفر کے مقابلے ڈٹ گیا ہے۔ اس اتحاد کو معجزہ سمجھتا ہوں۔

(۲) آج محرم کی یکم تاریخ ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا قبر سے نکل پڑی ہیں۔ آج سیدہ کو دو رونے ہیں بیٹے کی شہادت کا اور ابا کی نبوت کا۔ بیٹے کو یزید نے کربلا میں ذبح کیا اور ابا کی ختم نبوت کی مہر کو غلام احمد نے توڑا بیٹے کو یزید نے کربلا میں شہید کرایا اور ابا کی ختم نبوت کو مرزا نے داغدار کر دیا" معاذ اللہ استغفر اللہ (آزاد ۱۴ ستمبر ۵۲ء)

سنا آپ نے

یہ الفاظ مظفر علی شمسی مشہور تبرا باز شیعہ ذاکر کی تقریر کے ہیں۔ جو آل مسلم پارٹیز کنونشن کے اراکین کے سامنے کی گئی اور اراکین نے ان ناپاک و نابکار آمد توہین آمیز تقریر کا خیر مقدم نعرہ ہائے تکبیر سے کیا اور سنیوں کے دین و ایمان غیرت و حمیت کو چیلنج کیا گیا اور کنونشن کے امیر شریعت منہ میں گھونگھنیاں ڈالے بیٹھے رہے۔ کسی کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ یہ کیا بک رہا ہے "مہر نبوت کو توڑ دیا۔ نبوت کو داغدار کیا۔ فاطمہ زہرا کو دو رونے ہیں، بیٹے کی شہادت کا اور ابا کی نبوت کا" (معاذ اللہ)

اگر یہ توہین آمیز

جملے شیعہ اخبارات یا ان کے اسٹیج سے اٹھتے تو ہمیں اتنا افسوس نہ ہوتا۔ مگر یہ دل آزار ایمان سوز الفاظ شائع ہوئے تو کس میں، کنونشن کے "آزاد" اخبار میں۔ یہ سیدہ فاطمہ زہراؓ کی توہین کی گئی۔ تو اس اسٹیج سے جو ملی جلی تھی۔

میں سنی عوام کی طرف سے اپنے سنی علماء سے پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ جگر گوشہ رسولؐ کی یہ شرمناک توہین۔ خالص شیعیت کی یہ تبلیغ و اشاعت مسلم پارٹیز کنونشن کی سٹیج سے کیوں ہو رہی ہے۔ ایسے غیر ذمہ دارانہ افراد کو پارٹی میں کیوں شامل کیا گیا ہے۔ جن کی وجہ سے اصل مقصد ختم ہو رہا ہے ہم اس اعلان میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ کہ ان تمام غیر ذمہ دارانہ تقاریر اور پراپیگنڈے اور اس افراط و تفریط سے لبریز لائحہ عمل سے جو خرابیاں اور مذہب اہل سنت کو جو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر ہے اور صدر جمعیۃ العلماء پاکستان پر۔

ایک ضروری تصحیح

خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ ستمبر ۵۲ء میں جو ۸ اکتوبر ۵۲ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے میر عنایت علی صاحبؓ لدھیانوی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ان کی بیعت غالباً ۳۱ویں نمبر پر ہوئی ہے سید صوفی عبد الرحیم صاحب (حال ڈرگ روڈ کراچی) جو میر صاحب مرحوم کے بڑے لڑکے ہیں۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں لکھا ہے کہ یہ صحیح نہیں۔ میر صاحب نے نویں نمبر پر بیعت کی تھی اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی بیعت کا نمبر تو شاید تیسرا ہی ہوتا۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینا شروع کی۔ تو آپ قاضی خواجہ علی صاحب کو بلانے چلے گئے۔ اور اس طرح انہیں نویں نمبر پر بیعت کرنے کا موقع ملا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ان کی روایت شائع کی جاتی ہے۔ چونکہ وہ میر صاحب کے بڑے بیٹے ہیں۔ اسلئے اس بارہ میں ان کی روایت دوسروں سے زیادہ صحیح سمجھنی چاہیئے۔

خاکسار

محمد یعقوب (انچارج محکمہ زود نویسی)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء

اولوالعزمی

جب دریا کے راستہ میں کوئی بڑا سا پتھر آ جاتا ہے۔ تو آپ دیکھتے ہیں کہ پانی اگر اس کو اپنے ساتھ بہا نہیں سکتا۔ تو اچھل کر اوپر سے یا دائیں بائیں سے گزر جاتا ہے۔ اور اپنا بہاؤ قائم رکھتا ہے۔ معمولی دنیاوی مقاصد میں اولوالعزم انسان دریا کا مزاج رکھتے ہیں۔ ہر دم ان کے اندر سے یہی آواز اٹھتی رہتی ہے "بڑھے چلو"۔ اور وہ واقعی بڑھے چلے جاتے ہیں۔ کامیابی یا ناکامی سے ان کو غرض نہیں ہوتی۔ ان کے نزدیک جدوجہد کئے جانا ہی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر وہ ناکامی میں ہی ساری عمر گزار کر اس دنیائے فانی سے گزر جائیں، تو انہیں ناکام نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ کون ہے جو اس دنیا میں سو فی صدی کامیاب ہو کر رخصت ہوا ہو۔

یہ حالت تو عام دنیوی کاموں میں ایک اولوالعزم انسان کی ہوتی ہے۔ وہ ایک لائحہ عمل کو اپنی عقل کے مطابق صحیح سمجھ کر اختیار کر لیتے ہیں۔ اور پھر استقامت سے اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ذرا بھی اپنے موقف سے نہیں ہلتے ساری دنیا ایسے لوگوں کی قدر کرتی ہے۔ دوست تو دوست دشمن بھی ان کی استقامت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

قدسی فارسی کا شاعر ہوا ہے۔ اس نے ایک مثنوی میں کسی چور کی حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک رات اس کو باوجود تلاش کے کوئی مکان نظر نہ آیا جہاں وہ چوری کر سکتا۔ آخر اس کے دل میں خیال آیا کہ چلو آج مندر کو لوٹیں۔ مندر میں جو ٹھاکر ہے اس کے جسم پر زیورات ہیں وہی اڑا لئے جائیں۔ چور خود بیان کرتا ہے۔ کہ میں اس نیت سے مندر میں داخل ہوا دیکھا کہ ٹھاکر کے سامنے ایک پجاری کھڑا پوجا کر رہا ہے۔ میں نے انتظار کیا کہ کب یہ اٹھے۔ اور میں اپنا کام کروں۔ مگر پلوں پر پل۔ گھڑیوں پر گھڑیاں گزرتی گئیں۔ وہ پجاری اسی طرح ٹھاکر کے سامنے بے حس و حرکت دست بستہ کھڑا رہا۔ میں نے آخر اس کو پکارا اور کہا کہ یہاں سے ہٹ جاؤ ورنہ خنجر سینہ سے پار کر دوں گا۔ میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ میری اس دھمکی کے باوجود وہ اسی طرح بے حس و حرکت جا رہا۔ ایک دو بار میں نے اپنی دھمکی دہرائی۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر میں نے غصہ میں آ کر خنجر اس کے سینہ میں گھونپ دیا۔ پجاری لڑکھڑا کر گرا۔ اور خنجر نکالنے کے ساتھ ایک پتھر سا دور جا پڑا۔ میں نے اس پتھر کو اٹھا لیا۔ اور دیکھا تو وہ پجاری کا دل تھا۔ اور اس کی شکل بالکل ٹھاکر کی شکل سے مشابہ تھی۔

چور کہتا ہے کہ یہ نظارہ دیکھ کر میری روح میں ایک فوری انقلاب ہوا۔ میں نے سوچا کہ یہ پجاری ایک جھوٹے خدا کی محبت میں اتنا محو ہو سکتا ہے۔ تو اگر کوئی سچے خدا کی محبت میں اتنی محویت پیدا کر لے تو اس کا مرتبہ کہاں سے کہاں تک پہونچ سکتا ہے۔ میں اسی سوچ میں مندر سے خالی ہاتھ نکل آیا۔ اسی لمحہ سے میری زندگی میں انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔

یہ شائد ایک فرضی حکایت ہو۔ پجاری کا دل پتھر کی تصویر بنا ہو، یا نہ بنا ہو، مگر اس کی استقامت کا جو نقشہ کھینچا ہے کہ خنجر کا خوف بھی اس کو اپنے مقصد سے نہ ہٹا سکا واقعی ایک عظیم الشان سبق اپنے اندر رکھتا ہے۔ انسان واقعی اپنے مقصد میں ایسا محو ہو سکتا ہے کہ اس کو دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہے۔ دنیا اس کو جنونی کہتی ہے۔ دنیا کو ایسا کہنے دو۔

میں اگر مجنوں ہوں مجنوں ہی سہی
تو زمانے کا فلاطوں ہی سہی

جو لوگ اپنے مقصد کے لئے جنون لے کر نکلتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کامیابی بھی وہی حاصل کرتے ہیں۔ کسی مقصد میں خواہ دنیاوی ہو یا دینی جنون کے بغیر کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ ایسے مجنونوں کے راستہ میں خارزار ہرے بھرے اور لہلہاتے ہوئے کھیت بن جاتے ہیں۔ دریا پایاب ہو جاتے ہیں۔ اور پہاڑ پگھل جاتے ہیں۔ دنیا نہیں دیکھتی۔ مگر وہ دیکھتے ہیں۔ ٹھوکریں انہیں ٹھوکریں نہیں بلکہ محبت کی تھپکیاں محسوس ہوتی ہیں۔ موت ان کو اپنے حبیب کی آغوش وا نظر آتی ہے۔

اگر ہم انبیاء علیہم السلام اور الٰہی جماعتوں کی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں نظر آئے گا کہ ان کی کامیابی کا راز بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی دھن میں اتنے محو ہوتے ہیں۔ کہ دنیا کا کوئی گرم و سرد ان پر اثر نہیں کرتا وہ اپنا سب کچھ اسی مقصد کے لئے لگا دیتے ہیں۔ وہ جیتے ہیں تو اسی مقصد کے حصول کے لئے اور مرتے ہیں تو اسی کی تکمیل کے لئے ان کا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ کھانا پینا الغرض ان کی کوئی حرکت ایسی نہیں ہوتی۔ جو اس مقصد کے نقطۂ نظر سے نہ ہو۔ کامل ایمان ہی ان کا پہلا اور آخری ہتھیار ہوتا ہے۔

دنیا کی کوئی مخالف طاقت ان کے ایمان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ان کے ایمان میں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس لئے جو لوگ واقعی اللہ تعالےٰ کی آواز پر کھڑے ہوتے ہیں وہ اپنے نصب العین کے حصول میں دنیا داروں کی نسبت زیادہ غرق ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے اعمال کے محرک صرف اس دنیا کے راحت و آرام نہیں ہوتے۔ بلکہ پوری زندگی کی فلاح ہوتی ہے۔ ان کی پشت پر ازلی ابدی قوت ہوتی ہے۔

آؤ ہم اس میزان میں اپنے آپ کو تول کر دیکھیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھڑے ہوئے ہیں۔ تاکہ ہم دنیا کو از سر نو اسلام کا پیغام پہونچائیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم ایمان کے اس معیار پر پہونچ چکے ہیں جہاں یہ مقصد خبط اور جنون بن جاتا ہے۔ جہاں اس مقصد کے سوا اور کسی بات کا ہوش نہیں رہتا۔

بے شک دنیا جس میں ہمیں اسلام کا جھنڈا بلند کرنا ہے بڑی وسیع ہے۔ اتنی وسیع ہے۔ کہ شائد اس وقت یہ خیال بھی جنون ہی سمجھا جاتا ہے۔ مگر جب بھی انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے۔ تو آپ کو یہ معجزہ نظر آئے گا۔ کہ ان کے آہنی ارادہ کے سامنے دنیا کی کوئی روکاوٹ نہ ٹھہر سکی۔ اور جس مشن کو وہ لے کر کھڑے ہوئے تھے تمام دنیاوی طاقتوں کے علی الرغم اسی میں کامیاب ہو کر رہے ہیں۔

انتخاب عہدیداران کے متعلق ہدایات

احباب جماعت ہائے احمدیہ عہدہ داران کا انتخاب کر کے مرکز میں نامکمل طور پر رپورٹ بھجوا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے منظوری میں دیر ہو جاتی ہے۔ آئندہ مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جاوے۔

(۱) انتخاب کرتے وقت یہ دیکھ لیا جائے۔ کہ کوئی عہدہ دار ایسا شخص منتخب نہ کیا جائے۔ جس کے ذمہ مرکزی چندہ چھ ماہ سے زائد کا واجب الادا ہو۔ اور اس نے اس ادائیگی کے لئے مہلت متعلقہ دفتر سے حاصل نہ کر لی ہو۔

(۲) کوئی ایسا دوست کسی عہدہ پر منتخب نہ کیا جائے۔ جو کہ عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ میں باقاعدہ شامل نہ ہو۔ اور رپورٹ میں اس امر کی صراحت ہونی چاہیئے۔ کہ منتخب شدہ دوست ان دونوں جماعتوں میں سے کس جماعت میں شامل ہیں۔ انصار اللہ میں یا خدام الاحمدیہ میں۔

(۳) منتخب شدہ عہدہ دار شعائر اسلام کا پابند ہو۔

(۴) کوئی سرکاری عہدہ دار سکرٹری تبلیغ کے عہدہ کے لئے منتخب نہ کیا جائے۔

(۵) انتخاب کی منظوری کے لئے کاغذات براہ راست ناظر اعلیٰ کے پاس آنے چاہئیں۔ بعض جماعتیں عہدہ داروں کا انتخاب کر کے بجائے نظارت علیا کے دوسرے دفاتر میں بھجوا دیتی ہیں۔ یہ درست نہیں۔ اس سے منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(۶) تحریک جدید کے عہدہ داران کی منظوری کے لئے وکیل اعلیٰ کو اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے عہدہ داروں کی منظوری کے لئے متعلقہ دفاتر کو لکھا جائے۔ اسی طرح قاضیوں کی منظوری کے لئے ناظم صاحب دار القضاء کو لکھا جائے۔

(۷) انتخاب کی رپورٹ پر صدر جلسہ کے علاوہ اور دو ایسے احباب کے دستخط ہونے لازمی ہیں۔ جو اجلاس میں شریک رہے ہوں۔ لیکن کسی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہوئے ہوں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم کرم الٰہی صاحب ظفر واقف زندگی مبلغ سپین کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ بذریعہ ہوائی جہاز ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو کراچی پہونچ رہے ہیں۔ احباب کرام ان کے بخیریت پہونچنے کے لئے دعا کریں۔ فضل کریم گورنمنٹ ہوس لاہور

(۲) خاکسار اپنے بائیں ٹخنے کے قریب پھوڑے کی وجہ سے تکلیف میں ہے۔ اور اب چلنے پھرنے میں بھی معذوری ہو رہی ہے۔ احباب شفاء عاجل و کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری احمد نگر

شذرات

قرآن کا معجزہ

حکیم محمد صادق صاحب نے بندش نبوت کی تائید میں یہ انوکھی دلیل بھی پیش کی ہے۔ کہ جب خدا نے فرمایا کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی تو اب نبوت کا امکان کہاں رہا؟

اللہ تعالےٰ نے اتمام نعمت کی تفسیر کرتے ہوئے خود ہی ارشاد فرمایا ہے۔

فلا تخشوھم واخشونی ولاتم نعمتی علیکم ولعلکم تھتدون۔ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم اٰیاتنا الخ (البقرہ ع ۱۸)

یعنی اے امت مسلمہ مجھ سے ڈرنا۔ مگر باطل کی قوتوں سے مت خوفزدہ ہونا۔ اور اگر تم ایسا کرو گے۔ تو ہم تم پر اپنی نعمت کا اتمام کریں گے اور ہدایت کے راستوں پر گامزن رکھیں گے۔

پھر فرماتا ہے۔ کہ یہ اتمام نعمت نبوت کی بندش سے نہ ہو گی۔ بلکہ اس طرح ہو گی کہ خدا تعالےٰ تم میں سے رسول بھیجے گا جو قرآن جیسے مکمل ضابطۂ حیات کا درس دے گا۔ اور تزکیۂ نفوس کے کمالات دکھائے گا۔

کیا یہ قرآن مجید کا زندہ معجزہ نہیں کہ اس نے موجودہ عقائد کو چودہ سو سال پہلے دیکھ کر خود ہی یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ دین کی تکمیل کے یہ معنے نہ سمجھ بیٹھنا۔ کہ ہر قسم کی نبوت کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے۔

بلکہ ساتھ ہی فرمایا کہ اتممت علیکم نعمتی کہ ہم نے شریعت مکمل کی ہے۔ لیکن اس شریعت کی اشاعت و تبلیغ کرنے والی نبوت کو ختم نہیں کیا ہے کیا کوئی خدا ترس قرآن کے اس معجزہ پر غور کرے گا؟

قائداعظم کو کافر اعظم کہنے والوں سے

ہمیں یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہمارے ملک میں اس وقت بھی ایسے دشمن موجود ہیں جو نہرو اور پٹیل کے قصیدے پڑھتے ہیں (آزاد ۹ مارچ ۱۹۵۱ء و ۱۸ دسمبر ۱۹۵۰ء) مگر معمار پاکستان حضرت قائداعظم کو کافر اعظم سمجھتے ہیں:۔

ملک وملت کے یہی غدار تھے۔ جن کی اخلاق سوز حرکات کو دیکھ کر شہید ملت بھی آب دیدہ ہو گئے تھے۔ اور انہیں قائداعظم کی برسی پر مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے کہنا پڑا تھا۔

”آج بھی پاکستان میں کچھ لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو باوجود یہ جاننے کے کہ پاکستان قائداعظم کی کوششوں اور حوصلہ کا نتیجہ ہے قائداعظم کی شان میں گستاخی کرتے اور زبان طعن دراز کرتے ہیں“ (آزاد ۲۳ مئی ۱۹۵۰ء)

شہید ملت کے اس زبردست انتباہ کے باوجود اس بدبخت گروہ کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ جب انہیں ان خیالات سے تائب ہونے کی نصیحت کی جاتی ہے۔ تو الٹا اپنی صفائی بیان کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے۔ کہ جناب! ہم نے قائداعظم کا جنازہ پڑھ دیا تھا۔ لہذا ہماری وفاداری رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اور اب ہمیں کھلی چھٹی ہے۔ کہ جو چاہیں قائداعظم کے متعلق کہیں۔

مگر کیا جنازہ پڑھنا اور بعد میں گند اچھال اتہامات عائد کرنا اور برا بھلا کہتے رہنا بھی محبت کی علامت ہے؟

اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت ابوطالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے۔ مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور نہ رسول خدا نے۔ لیکن دنیا کے پردے پر ایسا بدبخت کون ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہہ سکے کہ حضرت محمد مصطفےٰ اور حضور کے عالی مرتبہ صحابہ کو حضرت ابوطالب سے محبت والفت نہ تھی۔ اور وہ بھی نعوذ باللہ احسان فراموشی کے مرتکب ہوئے تھے۔

کشمیر کو شہید گنج بنانے کی سازش

چند ہفتے گزرے کہ وادیٔ کشمیر کے صاحب علم اور سمجھدار طبقہ نے ایک اشتہار کے ذریعہ احراریوں سے اپیل کی کہ وہ خدا کے لئے ”رد مرزائیت“ کی سرگرمیوں سے کشمیر کے کاز کو نقصان پہونچانے سے دستکش ہو جائیں۔

عام پر خیال کیا جاتا تھا کہ احراری ان حقائق پر سنجیدگی سے غور وفکر کرتے ہوئے اپنی موجودہ روش کو بدلنے پر رضامند ہو جائینگے مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مسلمان یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوئے کہ احراریوں نے اپنی فتنہ پردازیوں کو اور زیادہ وسعت دینے کی دھمکی دیتے ہوئے یہ اعلان کر دیا ہے کہ:۔

”ایک کشمیر تو کیا اس راہ میں ہزار کشمیر بھی جائیں تو فدایان شمع رسالت قربان کرنے کو تیار رہیں“ (آزاد ۲۸ ستمبر ۱۹۵۲ء)

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہی فدایان شمع رسالت تھے جنہوں نے بیت اللہ فروشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صاف صاف سنا دیا تھا۔

”لوگ چاہتے ہیں کہ تحریک مسجد شہید گنج میں پھنس کر ہم مرزائیوں کی مخالفت ترک کر دیں۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ یہ تو صرف ایک مسجد ہے اگر ہندوستان کی ساری مسجدیں گرا دی جائیں۔ تو ہم قادیان کا مورچہ نہیں چھوڑیں گے“ (بخاری زمیندار ۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء)

احراریوں کے ان بیانات کے بعد اب تو ہر پاکستانی کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ کشمیر کو شہید گنج بنانے کی سازش میں مصروف ہیں اور اگر ہم نے ذرہ بھی غفلت برتی تو ہمیں کشمیر سے ہاتھ دھو لینا پڑے گا۔ اور احراری جشن مسرت مناتے اور سٹیج پر رقص کرتے ہوئے مسجد شہید گنج کی طرح کشمیر کے متعلق بھی یہ وعظ کرے گا:۔

(۱) اگر ہمیں کشمیر کی واپسی کی امید ہوتی تو تو ہم سب سے پہلے اپنا خون پیش کرتے۔
(۲) مسلمانوں کا قانونی پہلو کمزور ہے۔
(۳) اگر کشمیر لینا چاہتے ہو تو پہلے ہندوؤں کے مندر اور سکھوں کے گردوارے بھی واپس کرنے پڑیں گے۔
(۴) احراریوں کو ووٹ دو کشمیر آزاد ہو جائے گا۔
(۵) تحریک حریت کشمیر میں انگریز کا ہاتھ ہے۔
(۶) کشمیر میں رکھا ہی کیا ہے۔
(۷) کشمیر نکلنے کی ذمہ داری حکومت پر ہے (سیاست ۲۱ اپریل ۱۹۳۶ء)

مسلمانوں کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتے؟

شیخ حسام الدین صاحب اپنی تقریروں میں یہ ”نکتہ“ بار بار پیش کر رہے ہیں کہ:۔

”دولتانہ صاحب کہتے ہیں کہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ آئینی اور قانونی ہے جلسوں سے حل نہیں ہو سکے گا۔ میں پوچھتا ہوں کہ پاکستان کس طرح بنا؟ سوال قانون کا نہیں قانون بدلتے رہتے ہیں۔ سوال ملت کے فیصلے کا ہے۔“ (آزاد ۲۸ ستمبر ۱۹۵۲ء)

ملت پاکستان نے قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلا فیصلہ کیا کیا؟ اس کے جواب کے لئے ایڈیٹر آزاد تاج الدین صاحب انصاری کا یہ اعتراف ملاحظہ ہو۔

”ذرا تصور تو کیجئے کہ کن امنگوں اور ولولوں سے ہم نے واہگہ کے اس پار قدم رکھا ہو گا۔ مگر جونہی ہم نے آزادی کے دروازہ میں قدم رکھا چاروں طرف سے اپنوں نے چلانا شروع کیا غدار غدار۔ جب اس طرح ہمارا استقبال ہوا۔ تو ہم ٹھٹھک کر رہ گئے“

(آزاد کا نفرنس غبار صفحہ ۴)

شیخ صاحب! جب ملت پاکستان نے پہلے دن سے بالاتفاق یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ لوگ اسلام کے غدار اور ملک و قوم کے غدار ہیں۔ تو اب آپ مسلمانوں کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتے؟

اور کیوں اپنی وفاداری کا جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا کر کے اپنی غداریوں میں صبح وشام اضافہ کر رہے ہیں؟

کیا ملت کے فیصلہ کا احترام آپ کے لئے ضروری نہیں؟

اوقات دفتر محاسب

اجاب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ دفتر محاسب وامانت کے کاروبار کے اوقات حسب ذیل ہیں۔ اجاب کو سشش فرما کر ان ہی اوقات میں لین دین کے لئے دفتر میں تشریف لایا کریں۔

عام ایام میں

وصولی ۸-۳۰ بجے صبح تا ۱۲-۳۰ بجے دوپہر
ادائیگی ۸-۳۰ ” ” تا ۱۲-۰ ” ”

جمعہ یا اور تعطیلات میں

وصولی ۲-۱۵ تا ۳-۱۵
ادائیگی × - ×

محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت خود حضورؑ کے قلم سے

۲

(مرتبہ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد ربوہ)

(۱۴) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے دوسری بعثت کا مظہر ہوں

فرمایا:۔ "اور ضرور تھا کہ جیسا تکمیل ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہوئی۔ ایسا ہی تکمیل اشاعت ہدایت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہو۔ کیونکہ یہ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منصبی کام تھے۔ لیکن سنت اللہ کے لحاظ سے اس قدر خلود آپ کے لئے غیر ممکن تھا۔ کہ آپ اس آخری زمانہ کو پاتے۔ اور نیز ایسا خلود (لمبے عرصہ تک زندہ رہنا ناقل) شرک کے پھیلنے کا ایک ذریعہ تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت منصبی کو ایک ایسے امتی کے ہاتھ سے پورا کیا۔ کہ جو اپنی خو اور روحانیت کی رو سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ایک ٹکڑا تھا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹)

(۱۵) آنحضرتؐ کی شانِ ختم نبوت

"عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو۔ تو تم دو نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

(۱۶) ہر ایک فیضان روحانی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے

"ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو۔ یا بلاواسطہ متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو۔ بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعت نبویؐ سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے۔ کبھی منقطع نہ ہوگی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔ ولا سبیل الیہا الیٰ یوم القیامۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنہمر فالقاہ ورآءہ ولم یغادر حتیٰ مات۔ (ترجمہ از ناقل۔ شریعت والی اور بغیر شریعت کے مستقل نبوت یہ دونوں ختم ہو چکی ہیں۔ اور قیامت تک ان دونوں قسم کی نبوتوں کا امکان نہیں۔ اور جو شخص اس بات کا دعویٰ کرے۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا امتی نہ ہونے کے باوجود صاحب شریعت نبی ہوں یا بغیر شریعت جدیدہ کے مستقل نبی ہوں۔ اور پھر امتی بھی نہیں۔ تو ایسے شخص کی حالت اس آدمی کی طرح ہے۔ جسے ہولناک سیلاب بہا کرلے جائے۔ اور وہ سیلاب کے اندر ہی ہلاک ہو کر خس کم جہاں پاک ہو جائے) اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجنابؐ اپنی روحانیت کی رو سے ان صلحاء کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں۔ جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی جاتی ہے۔ اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ جلشانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے۔ اور خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ لکن کا لفظ زبانِ عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا۔ یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی۔ وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد براہِ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے۔ اور اب کمال نبوت صرف اس شخص کو ملے گا۔ جو اپنے اعمال پر اتباع نبویؐ کی مہر رکھتا ہوگا۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا۔ تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر (تیرا بدخواہ ہی ابتر ہے۔ ناقل) میں ہے۔ دور کیا جائے۔ ماحصل اس آیت کا یہ ہوا۔ کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے۔ کہ کوئی شخص براہِ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں۔ کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔ یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو۔ اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہٗ امت محمدیہ کی نفی کی جائے۔ تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھیرتے ہیں۔ نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند۔ اور معترض سچا ٹھیرتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھتا ہے۔" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی صفحہ ۶، ۷) اس حوالہ کی روشنی میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ احراری مولوی آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو نعوذ باللہ ابتر کہنے والوں کے ہمنوا ہیں۔ اور ان دشمنانِ رسول کے جانشین ہیں۔ جو آج سے چودہ سو سال پیشتر حضور پر نورؐ کو ابتر کہہ کر اپنی اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا فیضان

"مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں۔ کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں۔ بلکہ مردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں۔ کہ موسیٰؑ ایسی زندہ چراغ تھا۔ جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ بن گئے اور مسیحؑ اس کی پیروی تیس برس تک کر کے اور توریت کے احکام کو بجا لا کر اور موسیٰؑ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی۔ محروم رہے۔ اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ قول ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بے معنی رہا۔ ظاہر ہے کہ زبانِ عرب میں لکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا۔ اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے۔ جس کے رو سے اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپؐ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپؐ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے۔ جن کو الٹ کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے۔ کہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے۔ اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خدا شناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا۔ تو نعوذ باللہ آپؐ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالےٰ نے تو قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے۔ جو دوسروں کو روشن کرتا ہے۔ اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں فیض روحانی نہیں۔ تو پھر دنیا میں آپ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ بھی دھوکا دینے والا ٹھیرا۔ جس نے دعا تو یہ سکھلائی۔ کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو۔ مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا۔ کہ یہ کمالات دیئے جائیں گے۔ بلکہ یہ ارادہ تھا۔ کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔

لیکن اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مردہ مذہب ہے۔ تو کس قوم کو تم اسکی طرف دعوت کر سکتے ہو۔ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے۔ یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے۔ اور ایسا کون بے وقوف ہے۔ جو ایسے مُردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا۔ جو بمقابلہ گذشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گذشتہ مذہب میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسیٰؑ کی ماں اور مریمؑ کو مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ (اس پر ہزار ہزار سلام) اپنے افاضہ کی رو سے تمام انبیاءؑ سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مردے ہیں۔ کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۷۲ تا ۷۵)

(۱۸) ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب ہر روحانی فیضان حضورؐ سے ملا کرے گا۔

"اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے۔ بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا۔ کہ فیض وحی آپؐ کے وسیلہ سے ملے۔ اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر وحی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی۔ کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے۔ اور آپؐ کی متابعت میں اپنا تمام وجود

(باقی صفحہ ۷ پر)

اخوند محمد اکبر خان صاحب مرحوم!

(از اخوند فیاض احمد صاحب!)

میرے اباجی حضرت اخوند محمد اکبر خان صاحب غالباً اواخر ۱۸۸۶ء میں بمقام قدیم شہر ڈیرہ غازی خان اخوند رحیم بخش خان صاحب کے گھر تولد ہوئے تھے۔

آپ نے ۱۹۰۲ء میں میٹرک پاس کیا تھا۔ اور بہت غیر معمولی طور پر ان کو ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان کے دفتر ضلع میں ملازمت مل گئی تھی۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اباجی کی تبدیلی ضلع ڈیرہ غازیخان کے ایک دوسرے شہر میں ہو گئی عزیزوں سے دور جا کر زندگی بسر کرنے کا ان کے لئے یہ پہلا موقع تھا جس سے وہ بہت گھبرائے۔ لیکن گھر سے باہر جا کر اور اُن کے دل کے اندر سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر کے اللہ تعالیٰ انہیں ایک بے بہا روحانی نعمت کو حاصل کرنے کے قابل بنانا چاہتا تھا۔ چنانچہ راجن پور میں (جہاں آپ کی تبدیلی ہوئی تھی) انہیں ایک اور سعید نوجوان حضرت حکیم عبد الخالق صاحب رض کی صحبت ملی۔ اس دوران میں خاکسار کے اباجی رض نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز دیکھا ہوا تھا۔ اور حکیم صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ دونوں نوجوانوں کی طبیعت مل گئی۔ اور دونوں نے احمدیت کے متعلق تحقیق شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کے دلوں پر حق کھول دیا۔ اور خاکسار کے اباجی رض ۱۹۰۴ء میں بذریعہ خط سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ حکیم صاحب موصوف نے بھی احمدیت کو قبول کر لیا۔

اس کے بہت جلد بعد غیر متوقع طور پر اباجی کو ڈیرہ واپس بلا لیا گیا۔ اور دفتر ضلع میں لگا دیا گیا۔ ۱۹۰۸ء میں خاکسار کے اباجی رض کو قادیان جا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

ہمارے خاندان کے لئے اللہ تعالیٰ کے دو نشان

خاکسار کے دادا صاحب نے اباجی رض کے قبول احمدیت کی مخالفت نہیں کی تھی لیکن بعض اور رشتہ دار اور خاندان کے بڑے سخت مخالف تھے۔ لیکن خاکسار کے اباجی رض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حق پر قائم رہے۔ اس دوران میں دادا صاحب فوت ہو گئے۔ اور کنبہ کا بوجھ خاکسار کے اباجی رض پر آپڑا اب خاکسار کی دادی صاحبہ کو اباجی رض کی شادی کی فکر ہوئی دادی صاحبہ کی خواہش اپنی ایک بھانجی کی لڑکی سے اباجی رض کی شادی کرنے کی تھی۔ مگر لڑکی کا دادا اباجی رض کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے اس رشتہ کے سخت مخالف تھے۔

آخر لڑکی کے والدین نے جو اباجی رض کو پسند کرتے تھے۔ اباجی رض کو با صرار کہا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے اپنے احمدی ہونے کا اظہار نہ کریں۔ دل میں بے شک احمدیت پر ایمان رکھیں جب شادی ہو جائے تو پھر دوبارہ اظہار کر دیں۔ مگر دادی صاحبہ نے اباجی رض سے کہا کہ اگر ان کی شادی مذکورہ لڑکی سے نہ ہوئی۔ تو وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکیں گی دادی صاحبہ کا یہ آخری حربہ تھا۔ جو انہوں نے اپنے عزیز بیٹے پر اپنی شدید خواہش کے اظہار اور اپنی بات منوانے کے لئے اختیار کیا۔ لیکن خاکسار کے اباجی رض نے جواب دیا کہ اگر انہوں نے اس لڑکی کی خاطر احمدیت سے منہ موڑا۔ اور وہ لڑکی مر گئی تو کیا فائدہ ہو گا۔ یا اس دوران میں وہ خود فوت ہو گئے۔ تو ان کی موت احمدیت پر نہ ہو گی۔ اس لئے وہ اس مشورہ کو قبول نہیں کر سکتے۔ آخر لڑکی کے والدین جو اباجی رض کی نیکی کی وجہ سے ان کو اپنا داماد بنانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ باوجود رشتہ داروں کی مخالفت کے اباجی رض کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے پر تیار ہو گئے۔ اور اباجی رض کی شادی مکرم منشی فاضل محمد صاحب مرحوم کی لڑکی سے ہو گئی۔ جو خاکسار کی والدہ تھیں۔ والدہ صاحبہ بھی اور خاکسار کے نانا نانی بھی جلد ہی احمدیت پر ایمان لے آئے۔ والدہ صاحبہ کی شادی اور احمدیت کو قبول کرنے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دادی صاحبہ نے اُن کو بتایا کہ جب احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے اس رشتہ کی اُمید ٹوٹتی نظر آ رہی تھی۔ تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور اس رشتے کے ہو جانے کے لئے بہت دعائیں کی تھیں۔ اور ایک رات کو خواب میں ایک بزرگ نے ان کو بشارت دی تھی۔ کہ یہ رشتہ ہو جائے گا۔ اس پر خاکسار کی والدہ صاحبہ نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو لا کر دکھائی۔ اور پوچھا کہ یہ بزرگ تو نہیں تھے؟ تو دادی صاحبہ نے فوراً پہچانتے ہوئے کہا۔ کہ ہاں یہی بزرگ تھے۔ اس کے بعد دادی صاحبہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئیں۔ اور خدا کے فضل سے احمدی ہونے کے بعد فوت ہوئیں یہ واقعہ کتاب "بشارات رحمانیہ" مولفہ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر فاضل میں بھی درج ہے۔

قدیم شہر ڈیرہ غازی خان میں احمدیت کی بہت مخالفت تھی۔ اور مسجد جس میں احمدی نماز پڑھتے تھے اس پر قبضہ کرنے کے لئے غیر احمدیوں نے کافی شور مچایا۔ اس میں ہمارے خاندان کے ایک صاحب اخوند امیر بخش خان بہت پیش پیش تھے۔ جو اس وقت پولیس میں ملازم تھے سیار ہو چکے تھے اور بہت بارسوخ تھے۔ خاکسار کے اباجی رض نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جماعت کی مشکلات اور لوگوں کی مخالفت کے پیش نظر دعا کے لئے عریضہ لکھا حضورؑ نے اس کا جواب دیا۔ کہ دعا کی گئی ہے۔ انشاء اللہ مقدمہ میں جماعت کو کامیابی ہو گی۔ افسوس کہ حضورؑ کی یہ تحریر کھو گئی ہے۔ چنانچہ بالآخر اس مقدمہ میں جماعت ہی کو کامیابی ہوئی۔ اور مسجد احمدیوں کے پاس رہی۔

قدیم ڈیرہ کی غرقابی کے بعد اباجی رض نے نئے شہر میں اپنا ذاتی مکان بنوایا۔ اور نئے شہر میں جو سب سے پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ وہ احمدیہ مسجد تھی۔

بیعت خلافت:۔ ڈیرہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے بھائی مولوی عزیز بخش صاحب رہتے تھے۔ جو جماعت کے امام الصلوٰۃ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی وفات پر مولوی عزیز بخش صاحب قادیان چلے گئے تھے۔ اور کہہ گئے تھے۔ کہ اُن کی واپسی تک جماعت ڈیرہ کسی فرد کی بیعت نہ کرے۔ ناگہاں مولوی عزیز بخش صاحب کی واپسی سے پہلے ہی قادیان سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ سیدنا محمود خلیفۃ المسیح ثانی بنے ہیں۔ اس پر تمام مخلصین کے دلوں کو اطمینان ہو گیا۔ اور بالعموم تمام جماعت نے حضور کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔ اور مبائعین میں سے ہی ایک صاحب کو امام الصلوٰۃ چن لیا۔ اتنے میں مولوی عزیز بخش صاحب نے اطلاع بھجوائی تھی۔ کہ جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت نہ کرے۔ بلکہ اُن کی واپسی کی انتظار کرے لیکن جماعت کو حضور کی خلافت پر انشراح صدر ہو چکا تھا۔ اور یہ تدبیر کارگر نہ ہوئی جب مولوی عزیز بخش واپس آئے۔ تو جماعت نے اُن کو اپنے فیصلہ سے آگاہ کر دیا آزردہ دل ہو کر جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔

خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں اباجی رض کو جماعت کی بہت خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے ہر وقت مقامی جماعت اور مرکز کے درمیان رابطہ قائم رکھا۔

آپ ڈیرہ غازیخان میں احمدیت کے Pioneers میں سے تھے خاص حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت کی خلعت سے سرفراز فرمایا۔ پھر وہ عہد خلافت ثانیہ تک ڈیرہ میں رہے۔ اور جماعت کے قیام اور مضبوطی میں خدا کے فضل سے انہوں نے نمایاں حصہ لیا۔ اباجی رض کے نام کے علاوہ ڈیرہ غازیخان میں احمدیت کی ابتدائی تاریخ میں وفات یافتہ صحابہ رض حضرت مسیح موعود میں سے حضرت حکیم عبد الخالق صاحب رض اور حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحب رض کے نام نمایاں ہیں۔ یہ دونو بزرگ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ خاکسار کے اباجی ان دونوں بزرگوں کا ذکر ڈیرہ میں احمدیت کی تاریخ کے سلسلہ میں عموماً فرماتے تھے۔ اور ان کو بہت تکریم سے یاد کرتے تھے۔

دوسری شادی اور اولاد:۔ ستمبر ۱۹۲۸ء کو اباجی کی دوسری شادی جماعت کے ایک بزرگ مکرم خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ جب کہ خاکسار تقریباً چار سال کا تھا۔ اس وقت اباجی رض ملتان میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں .H .V .O تھے۔ دوسری اہلیہ کے بطن سے اباجی رض کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا عطا کئے۔ اس طرح اباجی رض کی زندہ اولاد اس وقت پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں۔ چھوٹے لڑکے عزیز ریاض احمد خان سلمہٗ کی عمر اس وقت تقریباً تین سال ہے۔

سیرت کے خاص پہلو:۔ اباجی رض کی سیرت کے خاص پہلو عبادت۔ راستبازوں کی صحبت۔ عفو۔ صبر شفقت علیٰ خلق اللہ۔ انفاق فی سبیل اللہ۔ محنت۔ دیانت استقلال۔ مہمان نوازی۔ اسلام۔ مرکز سلسلہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفاء مسیح موعودؑ۔ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ۔ بزرگان سلسلہ اور اپنے اہل خانہ سے خاص محبت تھے۔ قادیان میں وہ نماز پابندی سے مسجد میں باجماعت ادا کرتے کم از کم ایک نماز روزانہ مسجد مبارک میں ادا کرتے بشرط صحت کوئی دینی جلسہ اور درس تفسیر اس میں شامل ہوئے نہیں چھوڑتے تھے۔ حضرت ماموں جان میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ حضرت ماموں جان میر محمد اسحٰق صاحب رض حضرت مولوی شیر علی صاحب رض حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رض حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رض سے ان کے برادرانہ تعلقات تھے۔ اور اس وجہ سے خاکسار بھی ہمیشہ ان بزرگان کی خاص شفقت سے حصہ پاتا رہا مجھے بچپن سے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات زندگی حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی اور حضور کی صداقت کے متعلق ہمیشہ گفتگو فرماتے۔ ایام ملازمت میں جماعتی کاموں میں پوری ہمت اور سرگرمی سے حصہ لیتے۔ رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں سے جب بھی دکھ پایا صبر کیا۔ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے ہمیشہ آپ کو تکلیف دی۔ اور آپ نے ہمیشہ اُن سے نیکی کی۔ اور ان پر احسان کیا۔ ایام ملازمت میں خوب تبلیغ کی۔ سلسلہ کے مبلغین کو بلوا کر تقریریں کرواتے ان کے اخراجات خود برداشت کرتے۔ ماتحتوں اور افسروں کو ہمیشہ سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کو دیتے۔ اور خاص کوشش کرتے۔ کہ وہ لٹریچر کو غور سے پڑھیں۔ اور پھر تبادلہ خیالات کریں۔ آپ ہر مستحق کی امداد پر ہمیشہ کمر بستہ رہتے فراخی اور تنگی دونوں حالتیں آپ پر آئیں پر آپ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ انفاق فی سبیل اللہ اور مہمان نوازی پر بدستور قائم رہے۔ جو کام کرتے نہایت توجہ اور محنت سے کرتے۔ آپ کی دیانتداری اپنوں اور غیروں میں مسلمہ تھی۔ پی۔ این بھاٹیہ صاحب منٹگمری میں ڈپٹی کمشنر تھے۔ انہوں نے آپ کی غیر حاضری میں ایک مجلس میں کہا۔ کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرا .H .V .O رشوت نہیں لیتا۔

بچپن میں میرے ہاتھوں اکنی دے کر چندہ میں دلواتے۔ دیگر چندوں کے علاوہ ایام ملازمت میں باقاعدگی سے کشمیر فنڈ اور غربا فنڈ میں بھی چندہ دیتے تھے۔ سلسلہ کے تمام اخبار اور رسائل اور کتب منگواتے اور کہتے بھی تو کہ میں اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت اماں جان رض۔ ذریت مبشرہ اور بزرگان جماعت کا خاص احترام آپ کے دل میں تھا۔ جب اباجی رض ملازمت کے دوران میں ملتان رہتے تھے۔ تو حضرت اماں جان رض پانچ مرتبہ ہمارے گھر تشریف لائی تھیں پھر جب قادیان میں لمبی رخصت لے کر جا رہے تو ایک مرتبہ تشریف لائیں۔ اور جب قادیان میں پنشن پا کر جا رہے تو ہمارے نئے مکان میں تشریف لائیں۔ حضرت اماں جان رض میرے اباجی رض کو "ہمارے خانصاحب" کہہ کر یاد فرماتی تھیں۔

۱۹۳۶ء میں آپ نے پنشن لے لی۔ اور قادیان ہجرت کر کے آ گئے۔ اور ۱۹۴۲ء میں وہاں محلہ

دار الفضل میں اپنا مکان بنا لیا۔ اور ۱۹۴۷ء تک قادیان مقیم رہے۔ اس کے بعد ملکی تقسیم کی وجہ سے ملتان تشریف لائے۔ اور ملتان میں رہائش اختیار کی۔ اور وہیں ۱۴ دسمبر ۱۹۵۱ء کو وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نعش ربوہ لے جائی گئی۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت نے آپ کی وفات پر دلی صدمہ محسوس کیا۔ اور اس کا اظہار فرمایا۔ آپ ربوہ میں ۱۵ دسمبر ۱۹۵۱ء کو دفن کر دیئے گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہٗ، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور بہت سے احباب نے ہمارے زخمی اور مضمحل دلوں کی اپنی خاص شفقت اور اظہار ہمدردی سے ڈھارس بندھائی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

احباب نوٹ فرمالیں

الفضل مورخہ ۲۶ر اکتوبر کے صفحہ ۶ پر جو مضمون "دخاتم انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیئے" کے زیر عنوان درج ہے۔ وہ "رسالہ نقاد کراچی بابت ماہ نومبر ۱۹۵۲ء" سے نقل کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں (ادارہ)

نام کی تبدیلی

میں بذریعہ الفضل یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ پہلے میرا نام میر خان سندھی تھا۔ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرا نام عبد الحمید رکھا ہے۔ لہذا آئندہ مجھے عبد الحمید کے نام سے بلایا جایا کرے اور لکھا جایا کرے۔"

(عبد الحمید جماعت ہشتم بی۔ ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے والد محترم جناب بابو عبد الغنی صاحب انبالوی کو بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب ان کی مشکلات حل ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (عبد الشکور انبالوی III میڈیکل ٹی آئی کالج لاہور)

(۲) خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیزم مکرم عبد الحمید صاحب کی لفٹیننٹ سے کیپٹن کے عہدہ پر ترقی ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کے لئے دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے برکات کا موجب بنائے۔ آمین (خاکسار غلام نبی سابق ایڈیٹر "الفضل") (۳) خاکسار کی اہلیہ محترمہ چار ماہ سے مختلف عوارضات سے تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار مرزا محمد حسین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ چکوال جہلم)

ولادت

مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۵۲ء کو مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر علم و تقویٰ عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(چوہدری عبد المجید احمد گنج مغلپورہ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت خود حضور علیہ السلام کے قلم سے (بقیہ صفحہ ۵)

محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پاسکتا ہے۔ اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنے ہیں۔ کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔ تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے۔ کہ مکالمات اور مخاطبات الہیہ کے دروازے کھلے رہیں۔ اور معرفت الہیہ جو مدار نجات ہے۔ مفقود نہ ہو جائے۔

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملیگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے۔ جو امتی نہیں۔ یعنی آپؐ کی پیروی سے فیضیاب نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶ تا ۲۸)

مندرجہ بالا حوالجات میں ہر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا فیضان قرار دیا ہے۔ اور اپنے آپ کو امتی نبی کہا ہے۔ یعنی آپ کو جو کچھ ملا۔ حضورؐ کی پیروی سے ملا۔ اور جو کچھ آپ کے پاس ہے۔ وہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود بروزی اور تمثیلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے۔ اور آپ کا ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا (جو آخرین منھم میں مقدر تھی۔ اور جسے بعثت جمالی اور احمدی کے نام دیئے گئے ہیں۔ اور جس کا کارنامہ حضور کی لائی ہوئی ہدایت کی اشاعت کی تکمیل تھی) ظہور اور مصداق ہے۔ احراری جس مستقل نبوت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود میں مانتے ہیں۔ محض اتہام کے طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اسی مستقل نبوت کو منسوب کر کے لوگوں کو بھڑکاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر کسی مستقل نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ صرف امتی نبوت کا دعویٰ ہے جس پر آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت سے سرفراز کیا گیا ہے۔

سکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں

بعض سکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ بذریعہ منی آرڈر وغیرہ چندہ بھجواتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ تفصیل ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں کی جاسکتیں۔ اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔

ایسی رقوم کی تفاصیل حاصل کرنے کے لئے بذریعہ خط و کتابت اور اعلان اخبار الفضل انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے۔ تو بمطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔ لہذا اعلان ہذا کے ذریعہ احباب جماعت خصوصاً سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر ہی تحریر فرما دیا کریں۔ لیکن اگر تفصیل لمبی ہو۔ اور کوپن منی آرڈر پر درج نہ ہو سکتی ہو۔ تو بذریعہ چٹھی رقم بھجوانے کے ساتھ ہی الگ تفصیل ارسال فرما دیا کریں۔ تاکہ رقوم بروقت اور صحیح مدات میں داخل خزانہ ہو سکیں۔ اور خط و کتابت پر مزید وقت صرف نہ کرنا پڑے۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی۔ کہ حسب قاعدہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس طرح سے جماعتوں کے حسابات میں کسی قسم کی خرابی واقع ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔ بلکہ صرف ان احباب پر جنہوں نے کہ اس بارہ میں غفلت اور کوتاہی سے کام لیا

(نظارت بیت المال ربوہ)

انفرادی اور اجتماعی کھیلوں میں حصہ لینے والے بہترین کھلاڑی توجہ فرمائیں

تمام ایسے کھلاڑی جو مختلف ٹورنمنٹوں میں حصہ لیکر نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے ہوں۔ اپنے مکمل کوائف مقابلہ جات کی تفصیلات کے ساتھ جن میں قائم کردہ ریکارڈ کا بھی ذکر ہو۔ مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ قائد مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔ دیسی اور بدیسی سب کھیلوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ نیز آئندہ تمام مقابلہ جات میں شمولیت کی تفصیلات بھجوائی جایا کریں۔

(مہتمم ذہانت اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ)

فضل عمر ہوسٹل یونین کا انتخاب

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۵۲ء کو فضل عمر ہوسٹل یونین کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ منعقد ہوا۔ جس میں ہوسٹل یونین کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل طلباء کثرت آراء سے منتخب ہوئے۔ (۱) معین الدین احمد IV ایر پریذیڈنٹ (۲) حمید اللہ ظفر IV ایر وائس پریذیڈنٹ (۳) رفیق احمد ثاقب III ایر سیکرٹری (۴) چوہدری خورشید احمد I ایر جائنٹ سکرٹری (۵) ذکریا اسماعیل III ایر سکرٹری کامن روم۔

(رفیق احمد ثاقب سکرٹری یونین)

اخلاقی نقطۂ نگاہ سے اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ شمالی کوریا کے نمائندوں کو بھی اظہار رائے کا موقع دیا جائے

جنرل اسمبلی میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

یہ تقریر فراست اور سیاست دانی کا بہترین نمونہ ہے

ایران، شام، فلپائن اور برطانیہ کے نمائندوں کی طرف سے وزیر خارجہ کو خراج تحسین

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے سوویٹ روس کی اس تجویز کی حمایت کی کہ شمالی کوریا کے نمائندوں کو بھی کوریا کی نو آبادکاری اور اتحاد کے مسئلہ پر بحث میں شرکت کیلئے دعوت دینی چاہیئے۔ برطانیہ کے سلوین لائیڈ نے اس تقریر کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی نمائندہ کی تقریر فراست اور سیاست دانی کا نمونہ ہے

ایران، شام، فلپائن اور چلی کے نمائندوں نے بھی وزیر خارجہ کی تقریر کو سراہا۔

چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا اگرچہ ان کے اور اقوام متحدہ کا یہ نظریہ ہے کہ شمالی کوریا نے جارحانہ حملہ کا ارتکاب کیا ہے مگر کوریا کی جنگ ان عام لڑائیوں سے مختلف ہے جو دو مخالف ملکوں میں لڑی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی فوجیں ایک اخلاقی مقصد کے سوا اور کسی مقصد کیلئے کام میں نہیں لائی جاسکتیں جیسا کہ کوریا میں ہو رہا ہے۔ اسمبلی میں کوریا کے مسئلہ پر بحث بالکل کھلی ہے۔ فوجی اور جنگی رموز پر کوئی بحث نہیں ہو گی۔ اندریں حالات شمالی کوریا کے نمائندوں کو دعوت دی جانی چاہیئے۔ چاہے ان کا رویہ غیر معقول ہی کیوں نہ ثابت ہو۔ تاہم اس امر کا امکان ضرور ہے کہ وہ کوئی ایسا نقطہ نظر پیش کرسکیں گے جو اس مسئلہ کو حل میں معاون ثابت ہوگا۔

نیویارک کے روزنامہ ڈیلی کمپاس نے وزیر خارجہ کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے سوویٹ روس کی تجویز کی حمایت میں ایشیائی اقوام کے نقطۂ نگاہ کی ترجمانی کرتے ہوئے جو تقریر کی ہے وہ بہترین سیاست دانی کا مظہر ہے اخبار نے لکھا ہے کہ اخلاقی نقطۂ نگاہ سے اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ شمالی کوریا کے نمائندوں کو اس مسئلہ پر بولنے کا موقعہ دیں۔ پاکستان کے وزیر خارجہ کی تقریر نے مندوبین پر نمایاں اثر ڈالا اور بیشتر ان کی تقریر ہی کا نتیجہ تھا کہ چار ممالک نے اس تجویز پر رائے دینے سے احتراز کیا۔ ان میں لاطینی امریکہ کے چار ممالک۔ ارجنٹائن بولیویا۔ چلی اور میکسیکو بھی شامل ہیں۔ ظفر اللہ خاں کی دلیل یہ تھی کہ اگرچہ اقوام متحدہ کوریا میں طاقت آزمائی پر مجبور ہو گیا ہے لیکن اسے تنازع کو محض فوجی نقطۂ نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ امن پسندی کی خاطر اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ دونوں جماعتوں کو اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کا موقعہ دے۔ چونکہ شمالی کوریا نے حق سماعت کا مطالبہ کیا ہے۔ اس لئے یہ توقع رکھنے کی معقول وجہ ہے کہ انہیں بحث میں شمولیت کا موقعہ دینے سے بحالی امن کے لئے کسی نئے ذریعہ اور امکان کا انکشاف ہو سکیگا یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایشیائی اقوام میں سے صرف فلپائن اور تھائی لینڈ نے شمالی کوریا کی شمولیت کی مخالفت کی۔ پاکستان کے اس اقدام سے توقع کی جا رہی ہے کہ کوریا کے نزاع میں مصالحت کے لئے ایشیائی اقوام کی طرف سے یہ ایک نئی تحریک کا پیش خیمہ ہے۔

جنرل اسمبلی کوریا کے مسئلے پر آج بحث کرے گی

اقوام متحدہ (نیویارک) آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کوریا کی صورت حال پر بحث شروع ہو گی — دریں اثنا جنرل اسمبلی کی سیاسی اور سلامتی کمیٹی اس قرارداد پر بدستور غور و خوض کرتی رہے گی جس میں شمالی کوریا اور اشتراکی چین کے حکام سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ جنگی قیدیوں کے اپنی مرضی سے واپس جانے کے اصول کو تسلیم کر لیں۔ اور اس طرح عارضی صلح کے سمجھوتے کی آخری رکاوٹ کو بھی دور کر دیں — یہ تجویز امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین ایچی سن نے جمعہ کے دن پیش کی تھی۔ اس کی حمایت ۲۱ ممالک نے کی ہے (ی۔ س۔ ا۔ س)

حکومت امریکہ کو اپنی درآمدی پالیسی نرم کر دینی چاہیئے

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ حال ہی میں یہاں "نیویارک ہیرالڈ ٹربیون فورم" میں مندوبین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دوسرے ملکوں کی صنعت کو ترقی اور تجارت کو فروغ دینے کے لئے امریکی سرمایہ دار زیادہ سے زیادہ سرمایہ ان ملکوں میں لگائیں تاکہ آزاد دنیا کے دوسرے ممالک بھی شانہ بشانہ اقتصادی ترقی کرسکیں بین الاقوامی ایوان تجارت کی امریکی کونسل کے چیئرمین جارج اے سلان نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ کو غیر ملکی اقتصادی پالیسی اس طرح مرتب کرنی چاہیئے۔ کہ اس کی نگاہ موجودہ مسائل کو عبور کر کے مستقبل کے مسائل پر ہو اور جس میں اس نظریے کو رد کیا گیا ہو کہ "جو کچھ بھی ہو حال ہی کے لئے ہو" انہوں نے تجویز پیش کی کہ امریکہ کو اپنی درآمدی پابندیاں نرم کر دینی چاہئیں۔ تاکہ امریکی قوم زیادہ تعداد میں غیر ملکی سامان قبول کر سکے۔

بمبئی میں تیسرا ٹسٹ میچ

لکھنؤ ۲۷ اکتوبر۔ بمبئی میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کرکٹ کے تیسرے ٹسٹ میچ کے لئے ہندوستانی ٹیم کے کھلاڑیوں کا اعلان ہو گیا ہے۔ نئی ٹیم میں اس ٹیم کے آٹھ کھلاڑیوں کو نکال دیا گیا ہے جس نے لکھنؤ میں پاکستانی ٹیم کے ہاتھوں شکست کھائی ہے۔ ص م

ص م لکھنؤ کی میچ کے بعد ہندوستان و پاکستان اب دونوں برابر ہیں۔ اور ابھی تین ٹسٹ میچ کھیلنے اور باقی ہیں۔

مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں نفاق ڈالنے والے پاکستان کے دشمن ہیں

نظام آباد میں میاں ممتاز دولتانہ کی تقریر

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ صدر صوبہ مسلم لیگ نے فرقہ پرستی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں نفاق کا بیج بو رہے ہیں۔ وہ نہ صرف اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہے ہیں بلکہ پاکستان کی سالمیت اور وحدت کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ صدر صوبہ لیگ نے جو آج تیسرے پہر گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے مسلم عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان فرقہ پرستوں کی انتشار پسندانہ سرگرمیوں سے الگ تھلگ رہیں۔ (آفاق)

آزاد کشمیر میں جاگیرداری ایک ماہ کے اندر ختم کر دیجائیگی

آزاد کشمیر کے وزیر خزانہ کا بیان

لاہور ۲۵ اکتوبر "آزاد کشمیر" کے وزیر خزانہ چوہدری حمید اللہ صاحب نے بتایا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا کوئی مؤثر اور مناسب حل تلاش کرنے کے لئے حکومت پاکستان ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کی ایک کانفرنس بلانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے — لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے کہا کہ انہیں کشمیر کے معاملے میں نہ تو اقوام متحدہ سے انصاف کی کوئی توقع ہے نہ ہی اقوام متحدہ کے باہر ہندوستان کے ساتھ کسی سمجھوتے کی کوئی امید ہے — کشمیر کی آزادی کے لئے پاکستانی قوم کی متحدہ اور منظم جدوجہد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے چوہدری حمید اللہ صاحب نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو پرامن طریقے پر حل کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے اب تک جو کوششیں کی ہیں اس سے وہ پوری طرح مطمئن ہیں — "آزاد کشمیر" کو ایک مثالی سرزمین بنانے کے لئے ان کی حکومت نے جو تجاویز تیار کی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے بتایا کہ آزاد کشمیر میں ایک مہینے کے اندر جاگیرداری ختم کر دی جائیگی اور کاشتکاروں کو زمین کے مالکانہ حقوق دے دیئے جائینگے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مہاجروں کی آبادکاری تعلیم طبی امداد اور سرکاری ملازموں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ٹوکیو میں زلزلہ

ٹوکیو ۲۷ اکتوبر۔ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں آج زلزلہ کا ایک زبردست جھٹکا محسوس ہوا۔ محکمہ موسمیات نے اعلان کیا ہے کہ زلزلہ کے جھٹکے تمام وسطی اور شمالی جزیروں میں محسوس کئے گئے ہیں۔